باہم ربط ومحبت رکھنے والے معاشرے کی خوبیاں اور خصوصیات

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، حَثَّنَا عَلَى التَّرَابُطِ والتَّعاوُنِ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! باہم ربط ومحبت رکھنے والو! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ کا فرمان عالیشان ہے«الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا». وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ[2]. اہل ایمان کا باہمی تعلق مضبوط عمارت جیسا ہونا چاہئے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے اور مستحکم رکھتا ہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست فرمادیں،اس حدیث پاک میں باہم محبت کرنے والے معاشرے کے افراد کی مثال بیان فرمائی گئی ہے اور انکے درمیان پائی جانے والی قلبی الفت ویگانگت، باہمی رحمت ومروت اور آپسی تعلق ومؤدت کی کیفیت بیان کی گئی ہے کہ وہ گویا جسم واحد کی طرح متحد ہیں اور اتحاد وقوت میں گویا ایک بازو کے مانند ہیں، اس کے بعد جاننا چاہیے کہ ربط ومحبت

---

(١) المائدة: ٢.
(٢) متفق عليه.

والے معاشرے کے قلعے کی پہلی اینٹ، متحد گھرانہ اور الفت ومحبت سے معمور فیملی ہوتی ہے یعنی محبت کرنے والی فیملی کی بدولت ہی الفت وتعلق والا معاشرہ وجود میں آتا ہے باری تعالیٰ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً)[1]. اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہیکہ اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا فرمائی، الفت ومحبت سے معمور ایسی فیملی کی بچوں کے والدین حفاظت اور سرپرستی کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داری اور توجہات سے اس کو مضبوط کرتے ہیں پس وہ اپنے بچوں اور بچیوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اوران کے اندر ایمانی اوراخلاقی خوبیاں مستحکم کرتے ہیں باری تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی تعریف میں فرمایا: (وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا)[2]. اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اورزکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب تھے

معاشرے میں ربط والفت کی تمنا کرنے والو! صلہ رحمی، ارحام واقارب کا احترام واکرام، ان کی خیر یت وعافیت معلوم کرنا، ان کے حالات کی خبر

---

(١) الروم: ٢١.
(٢) مريم: ٥٥.

رکھنااوران کی ضروریات پوری کردیناان چیزوں میں شامل ہے جن سے معاشرتی ربط وتعلق مضبوط ہوتا ہے یہ سب اقارب کے حقوق ہیں،اللہ جلّ جلالہ کا ارشادہے:(فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ)[1].پس قرابت داروں کو ان کا حق دیا کرو، اسی طرح پڑوسیوں کی باہمی الفت ویگانگت اور آپسی احسان واکرام بھی محبت کرنے والے معاشرے کا مظہر ہے چنانچہ ایک پڑوسی اپنے پڑوسی سے پہچان وتعلق رکھتا ہے اور اس کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:«وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا»[2].اوراپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو کامل ایمان والے ہو جاؤ گے. تعلیمی ماحول میں استاد اور شاگرد کا باہمی خلوص اور ان کے درمیان باپ بیٹوں جیسا جذباتی تعلق بھی ربط ومحبت والے معاشرے کی پہچان میں شامل ہے چنانچہ ہمارے آقا ہمارے نبی ﷺ اپنے اصحاب کی تعلیم وتربیت کیا کرتےاوران سےفرماتے:«إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ»[3]. میں تو تم لوگوں کے لیے لئے والد کی طرح ہوں کہ تم کو تعلیم دیتا ہوں اور سکھا تا ہوں، اسی طرح ملک کی خدمت کے جذبے سے آفسوں اور ڈیوٹی کے ماحول میں الفت ومحبت کا مظاہرہ کرنااور مثبت رویہ

---

(١) الروم: ٣٨.
(٢) الترمذي: ٢٣٠٥.
(٣) أبو داود: ٨، والنسائي: ٤٠.

پیش کرنا بھی تعلق والے معاشرے کی خصوصیت اور پہچان کا حصہ ہے تاکہ ملک کی الفت رواداری میں اضافہ ہو، وہ جسم واحد کی طرح متحد ہو اور اس کے افراد ایک دوسرے کے معاون اور ہمدردبنیں ،یااللہ: ہمارے درمیان ربط وتعلق کو قائم ودائم کردے اور الفت ومحبت کو پختہ کردے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَستَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تبعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! سرورکونینﷺکاارشادگرامی ہے: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»(١). باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے ،محبت کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں ایمان والوں کی مثال جسم انسانی کی طرح ہے کہ جب جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی تمام اعضاء بخار اور بے خوابي میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں . چنانچہ ربط ومحبت والا معاشرہ اپنے افراد کو متحد کرتا ہے ان کو مِلا کررکھتا ہے اور ان کی منفعت ومصلحت کی حفاظت کرتا ہے گرچہ ان افرادکی

---

(١) متفق عليه.

نسل ورنگت مختلف ہو اور ان کی نیشنلٹی اور شہریت متعدّد ہو پس الفت ومحبت سے معمور معاشرے کا ہر فرد معاشرے کی ہم آہنگی اور اس کے اصول و اقدار کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وطن کی ضرورت و خواہش کے مطابق روشن مستقبل کو اپنے پیش نظر رکھتا ہے اماراتی معاشرے کی مضبوطی اور اتحاد کیلئے ہماری مدبر قیادت نے الْمَبادِئ الْعَشَرَة(دس اصول وقوانین)کے عنوان سے ایک دستاویز جاری کیا ہے ۔جس کے تحت معاشرے کو متحد اور مربوط کیا گیا ہے اورسب کے اہداف و مقاصد مشترک اور یکساں بنانے کی کوشش کی گئ ہے کیونکہ ہماری ہوشمند قیادت کااس پر یقین ہے کہ مصلحت کا اشتراک اور وِزن کی یکسانیت ہدف کوپانے اور مقصد کے حاصل کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے. آیئے بارگاہ رب العزت میں دعاکریں کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن : ہمارے جائز مقاصد پورے فرما دے،کوروناوغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کردے اور ہمارے معاشرے اور ہمارے ملک سے نیز پوری دنیا سے اس وبا کا خاتمہ کردے ** هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ اجْعَلْ مُجْتَمَعَ الْإِمَارَاتِ دَائِمًا مُتَرَابِطًا مُتَرَاحِمًا، وَأَدِمْ عَلَى الْإِمَارَاتِ فَضْلَكَ وَنِعَمَكَ، وَزِدْهَا مِنْ عَطَائِكَ وَكَرَمِكَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِدٍ وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى**

رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِهِمْ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

خطیب کی چند ذمہ داریاں: (١) مسجد سے باہر نماز پڑھنے والوں کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں تخفیف کی جائے (٢) دوسری اذان کا دورانیہ ایک منٹ سے زیادہ نہ ہو (٣) کوشش ہو کہ خطبہ اور نماز کی مجموعی مدت دس منٹ سے متجاوز نہ ہونے پائے (٤) نماز سے قبل اس بات کو یقینی بنالیا جائے کہ دورانِ نماز بطور خاص رکوع اور سجدوں میں صحن کے مائیکروفونز کام کرتے رہیں (٥) نمازیوں کو باہم متعین فاصلہ رکھنے کی اور ماسک کو منھ پر صحیح طریقے سے لگائے رکھنے کی یاددہانی کرادی جائے